مکتوبِ صفوان

''موت ہائے موت تجھ کو موت کیوں آتی نہیں''

موت تجھ کو موت سی کیوں اِک بلا کھاتی نہیں''

محترم اورنگ زیب بھائی جان!

السّلامُ علیکم ورحمۃ اللہ!

موت کا سفر تو ہر ایک کو درپیش ہے لیکن ہر گزرنے والا اپنے پسماندگان کے لیے مختلف اثرات چھوڑ جاتا ہے۔ مرحوم تایا جان کی وفات نے اُن کو تو بابِ رحمت سے روح و ریحان و جنتِ نعیم میں پہنچا دیا اور ابدی سکون و راحت اور عیش و عشرت کے انعامات و اکرامات نصیب فرما دیئے، لیکن پسماندگان یقیناً ایک مخصوص رحمت و دعا و برکت سے محروم ہو گئے۔ مجھے اِس کا قلق ہے کہ آپ کے لیے غائب و حاضر ہر حال میں پدری اخلاص کے ساتھ، ہاتھ پھیلانے والا اب اس دنیا میں اس درجہ کا کوئی نہیں رہا۔ محترم تایا جان رحمۃ اللہ علیہ کی قبر تھوڑے ہی فاصلے پر ہے جہاں پہنچ کر ایصالِ ثواب اور زیارتِ قبر کر کے آپ ضرور کسی درجہ کا سکون پا سکتے ہیں۔ لیکن اب وہ بات کہاں: کہ آپ کہیں پر بھی ہوں اور آپ کی سلامتی، راحت و عزت کے لیے دعائیں ہو رہی ہوں۔ اب یہ جذبہءصادقہ دنیا میں کہیں میسر نہیں آ سکتا۔ یہ جذبہ تو اس دل کے ساتھ پیوندِ خاک ہو گیا، اور آپ کے لیے بابِ رحمت پر ہاتھ پھیلانے والے اب کنجِ لحد میں جا سوئے ہیں۔ آپ کے کلمہءخیر دل رکھنے والے بہت ہیں لیکن وہ آہ، وہ خلش، وہ سوزش اب کہاں؟

والد کا سایۂ شفقت سبھی کے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے، خصوصاً وہ اہلِ علم جو حدیثِ پاک کا یہ جملہ جانتے ہیں کہ ''والد کے چہرے پر رحمت سے نگاہ ڈالنا باعثِ اجر ہے'' اُن کے لیے اِس نعمتِ عظمیٰ کے چھن جانے کا احساس سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ناکارہ بھی ڈھائی سال قبل اس منزل سے گزرا ہے، اور آج تک والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شفقتیں اور اُن کی خدمت و زیارت سے حاصل ہونے والی سعادت سے محرومی کا قلق دل سے نہیں جاتا۔ مجھے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سنتے ہی سب سے پہلے یہی احساس ہوا تھا کہ اب میں والد کے چہرہ کو دیکھنے سے ملنے والے اجر سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو چکا ہوں۔ والد کے چہرہ کو دیکھنے کے کارِ خیر سے محرومی کا یہ احساس آج بھی دل میں پیوست ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت محترم تایا جان رحمۃ اللہ علیہ کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ حقیقت میں والد کی دعاؤں کی برکتوں سے محرومی اور ان کی خدمت کی سعادت سے حرمان بہت ہی بڑا صدمہ ہے۔ مبارک ہے وہ اولاد جسے اپنے والد کی خدمت کی سعادت اتنے دن تک نصیب رہے۔ آپ کو توفیقِ صبرِ جمیل کے سلسلہ میں کچھ لکھنا لقمان کو حکمت کا سبق دینا ہے۔ اللہ آسانی والا معاملہ فرمائے۔ آمین

(بقیہ صفحہ ۴۳ پر ملاحظہ فرمائیں)